انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

اللہ اکبر

الفضل قادیان

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند ... بیرون ہند ۱۳

نمبر ۶۶ | مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق یکم شعبان ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ابھی تک لاہور ہی میں تشریف فرما ہیں:۔

خاندانِ نبوت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے ہر طرح خیریت ہے:۔

۲۸۔ نومبر بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں جناب حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے ذکرِ حبیبؐ پر تقریر کی:۔

۲۹۔ نومبر انسپکٹر آف سکولز لاہور ڈویژن نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کا معائنہ کیا:۔

منشی محمد دین صاحب کلرک الفضل کے ہاں ۲۸۔ نومبر لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے:۔

جلسہ سالانہ کی اہمیت کے متعلق "الجمعیۃ" دہلی کا بیان

اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے۔ ہماری جماعت کے اشد ترین معاندین کے قلم سے بھی بسا اوقات ایسی باتیں نکل جاتی ہیں۔ جو سلسلہ کی عظمت اور اس کی شاندار ترقی اور شوکت کو ظاہر کرنے والی ہوتی ہیں۔ اور یہ ایسی باتیں ہوتی ہیں جن پر اگر کوئی سلیم الفطرت انسان غور کرے۔ تو یقیناً اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت تسلیم کرنے کے بغیر چارہ نہ ہوگا۔ مگر افسوس ہے۔ اکثر لوگ ان باتوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور اسطرح صداقت کے قبول کرنے سے محروم رہتے ہیں۔ "الجمعیۃ" دہلی (۲۸۔ نومبر) میں ایک غیر احمدی اس امر کو بیان کرتے ہوئے کہ "مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے فتنہ سے محفوظ رہنا چاہیئے" یہ سطور لکھنے پر مجبور ہو گیا ہے۔ کہ "قادیانیوں کی کامیابی کا راز صرف ایک بات میں مضمر ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ وہ بہت منظم ہیں۔ ان کے یہاں مختلف امور کے لئے مختلف شعبے قائم ہیں۔ جن میں تنخواہ دار اور مستقل سٹاف کام کرتا ہے۔ مریدین کے چندوں کا اگرچہ کافی حصہ غیر متعلقہ مدات میں بھی صرف ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی قادیانی پروپیگنڈا کے لئے کافی لٹریچر موجود رہتا ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں لٹریچر اور تنظیم کے بغیر کوئی کام ممکن نہیں۔ اور یہ دونوں چیزیں قادیانیوں کو میسر ہیں علاوہ مرکزی سٹاف کے جو قادیان میں ہے۔ ہر اس مقام پر جہاں دو چار قادیانی بھی ہیں۔ ایک الگ جماعت قائم ہے۔ جو مرکزی جماعت کے زیر نگرانی ہے۔ اسی طرح سے ہر ایک قادیانی اپنے مرکز سے وابستہ ہے۔ اخبار اور رسالہ جلسے اس تنظیم کی اور بھی تکمیل ہو جاتی ہے۔ گویا **قادیانیوں کا سالانہ جلسہ بسلسلۂ تنظیم وہ کام کر رہا ہے۔ جو مسلمانوں کے یہاں حج بیت اللہ سے ہونا چاہیئے**۔ اب اس قادیانی تنظیم کے مقابلہ میں مسلمانوں کی حالت دیکھی جائے۔ تو نہایت پراگندہ اور غیر منظم ہے"۔

کہا کرتے ہیں **الفضل ما شھدت بہ الاعداء** فضیلت وہی ہے۔ جس کا دشمن بھی اقرار کرے۔ یہ سطور جو بے ساختہ ایک غیر احمدی کے قلم سے نکل گئیں۔ جہاں جماعت احمدیہ کی اس عظمت کا ثبوت ہیں۔ جس کا مخالفین کے دلوں پر اثر ہے۔ وہاں جلسہ سالانہ کی اہمیت کو بھی ظاہر کر رہی ہیں۔ اب جبکہ جلسہ سالانہ بہت قریب آگیا۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ احباب پہلے سے بھی بہت زیادہ تعداد ...

سپاس تعزیت

جن محترم و مکرم بھائیوں اور بہنوں نے بذریعہ خطوط میری لڑکی مرحومہ (مریم بیگم صاحبہ) کی وفات پر ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے۔ مَیں نہایت خلوص سے اُن سب کے لئے دُعا کرتا۔ اور ان کی اس محبت۔ اور شفقت سے بھری ہُوئی ہمدردی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ خاکسار محمد طفیل خان احمدی۔ ایم ہیڈی از دارالفضل قادیان ؛۔

ایک احمدی کی عزت افزائی

بندہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں کے طفیل تحصیل نارووال میں سب رجسٹرار مقرر ہوگیا ہے۔ خاکسار عنایت اللہ خان ذیلدار سکنہ دہرگ ضلع سیالکوٹ ؛۔

شکریہ احباب

منشی سید شمس الرحمان صاحب تین سال سے سب انسپکٹر پولیس کے عہدہ کے لئے کوشش کر رہے تھے۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ آخر اللہ تعالےٰ کے فضل اور آل اڑلیہ احمدیہ ایسوسی ایشن کٹک کی مساعی جمیلہ سے انسپکٹر جنرل بہار اڑیسہ نے انہیں اس عہدہ پر مقرر کر دیا۔ اس کے واسطے جناب مولوی عبد الستار صاحب ایم۔اے پریزیڈنٹ ایسوسی ایشن اور دیگر ممبرانِ وفد قابل شکریہ ہیں۔ خاکسار سید مرید احمد۔ کٹک ؛۔

جماعت احمدیہ لکھنؤ کو اطلاع

بندہ کی پلٹن ۱۰ روز تک ۔ ۷ دسمبر ۱۹۳۲ء کو لکھنؤ پہونچ جائے گی۔ اور لارنس لائن میں مقیم ہوگی۔ وہاں کے احمدی احباب سے درخواست ہے۔ کہ براہ مہربانی مجھے ملیں۔ خاکسار حمید ار فیروز الدین احمدی۔ ہیڈ کلرک $\frac{2}{16}$ پنجاب رجمنٹ ؛۔

اطلاع

ڈاکٹر سید محمد احسان صاحب جو چند روز کے لئے اپنے وطن ضلع انبالہ میں گئے تھے۔ وہ جلد دہرگ میں پہونچ جائیں۔ خاکسار عنایت اللہ خاں ذیلدار ۔ دہرگ ضلع سیالکوٹ ؛۔

درخواست ہائے دعا

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کچھ عرصہ سے مرکز کی طرف سے دہلی میں مقیم ہیں۔ آپ بفضلہ تعالےٰ صبح و شام دو وقت قرآن مجید کا درس دیتے ہیں۔ اور رُوحانی نصائح سے جماعت کو مستفیض فرماتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کی طبیعت کچھ عرصہ سے ناساز ہے۔ اس لئے احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ انکی صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛۔ خاکسار عبد الحمید سکرٹری تبلیغ ۔ نئی دہلی ؛۔

۲۔ خاکسار بعض تکالیف میں مبتلا ہے۔ احباب دعا کریں۔ خدا تعالےٰ دُور فرمائے۔ خاکسار عبد الغفور خان۔ احمدی ۔ کراچی ؛۔

۳۔ میری ہمشیرہ بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار عنایت اللہ خاں۔ ذیلدار۔ دہرگ ضلع سیالکوٹ ؛۔

۴۔ عزیز بشیر الدین احمد کی کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ وُہ امتحان میٹرکولیشن میں کئی بار ناکام رہا ہے اب کے پھر شامل ہوگا۔ خاکسار حکیم عبد الہادی موضع چندور ضلع مونگھیر ؛۔

۵۔ عزیز محمد احمد علی سخت بیمار ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار محمد اشرف احمدی۔ اجالہ ضلع گجرات ؛۔

ولادت

۱۔ میرے لڑکے مولوی نور محمد صاحب انسپکٹر پولیس کے ہاں اللہ تعالےٰ نے ۱۵۔ نومبر پانچواں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب درازی عمر۔ اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار حکیما خاتون خوردہ ۔ وڈ اڑیسہ ؛۔

۲۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے دُوسرا لڑکا عطا کیا ہے۔ درازی عمر اور سعادت دارین کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نذیر احمد جالندھر چھاؤنی

۳۔ میری نواسی فاطمہ بی بی صاحبہ کے ہاں اللہ تعالےٰ نے ۲۶ اگست ۱۹۳۲ء کو لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ عمر دراز عطا کرے۔ اور خادم دین بنائے۔ خاکسار حکیما خاتون خوردہ اڑیسہ

دعائے مغفرت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۵۔ نومبر خطبہ جمعہ کے بعد فرمایا:۔

"میں جمعہ کی نماز کے بعد بعض وفات یافتہ احمدیوں کا جنازہ پڑھاؤنگا جن کا جنازہ پڑھنے کا موقعہ بہت کم احمدیوں کو ملا ہے۔ ایک تو مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی ساس تھیں۔ مولوی صاحب موصوف کی شہادت ہے۔ کہ وُہ بہت مخلص احمدی تھیں۔ دوسرے حکیم فضل الرحمٰن صاحب جو نائیجیریا میں مبلغ رہے ہیں۔ ان کی ہمشیرہ گزشتہ ایام میں فوت ہوگئی ہیں۔ وہاں بھی جنازہ پڑھنے والے احمدی بہت کم تھے۔ تیسرے میاں کھیوا صاحب پنڈی بھٹیاں کے ہیں۔ جن کا جنازہ صرف تین احمدیوں نے پڑھا۔ ایک اور جنازہ ہے۔ اور وُہ موت اس قسم کی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی اچانک موت کو شہادت کا ایک رنگ بتایا ہے۔ ملک کرم الٰہی صاحب ایک نہایت مخلص احمدی ہیں۔ ان کے فرزند ملک منظور الٰہی صاحب بھی ایک مخلص نوجوان تھے۔ اور سلسلہ کے لئے درد اور محبت رکھتے تھے۔ بی۔اے پاس کرنے کے بعد وُہ سب ججی کی تیاری کر رہے تھے۔ سرگودھا سے لاہور آتے ہوئے لاری ٹکرا گئی۔ اور ان کا انتقال ہوگیا۔ وُہ ایسا دیندار نوجوان تھا کہ امید تھی۔ بڑا ہو کر سلسلہ کے لئے مفید ہوتا۔ ملک صاحب اپنی تمام اولاد کو اعلےٰ تعلیم دلا رہے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں یہ جماعت میں تعلیم کا سب سے زیادہ خیال رکھنے والا خاندان یہی ہے۔ انہوں نے اپنے لڑکوں کے متعلق یہ وعدہ بھی کیا ہوا ہے۔ کہ تعلیم کے بعد وُہ کچھ وقت دین کی خدمت کے لئے بھی ان کو وقف رکھیں گے۔ ان کی لڑکیاں بھی بی۔اے تک تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ ایسے ناگہانی حادثہ سے انہیں جو تکلیف ہُوئی۔ نیز اس نوجوان کا اپنا اخلاص بھی اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ اس کا جنازہ پڑھا جائے ؛"

احباب ان سب کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں ؛۔

۲۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب کا لڑکا عبد الوہاب ۲۴۔ نومبر ۱۹۳۲ء کو انتقال کر گیا۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار شیخ احمد اللہ نوشہرہ چھاؤنی ؛۔

۳۔ منشی فضل الحق صاحب ریاست بڑودہ میں ۱۶۔ نومبر ۱۹۳۲ء کو انتقال کر گئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار ان حبیب الرحمٰن و خلیل الرحمٰن سامانہ ؛۔

سیرت النبیؐ کے جلسوں کے متعلق

سول اینڈ ملٹری گزٹ کی رائے

سول اینڈ ملٹری گزٹ اپنے ۱۴۔ نومبر ۱۹۳۲ء کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"۶۔ نومبر کو سیرت النبیؐ کے جلسے سارے ہندوستان میں اہم مراکز پر منعقد ہُوئے۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم اور آپ کی لائف کے متعلق پُراز معلومات لیکچر دیئے گئے۔ اس قسم کے لیکچروں کی تجویز چند سال ہُوئے۔ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے ایسے وقت میں کی تھی۔ جبکہ "رنگیلا رسول" کی بدولت فرقہ وار جذبات انتہا درجہ کشیدہ ہو چکے تھے ؛

اس بات کو محسوس کرتے ہُوئے کہ اس قسم کی باتیں عدم واقفیت یا غلط واقفیت کا نتیجہ ہیں۔ ہز ہولی نس نے اسے دور کرنے کے لئے ایک دن ہی تمام ملک میں ایسے جلسے منعقد کرنے کی تجویز کی۔ جن میں عوام الناس کو بتایا جا سکے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کا اصل مفہوم کیا ہے۔ میلاد النبی اس سے بہت قبل ہوتا ہے اور ان جلسوں کو اس تقریب سے پروپیگنڈا کی غرض سے خود ہی علیحدہ کئے گئے ہیں ؛"

تقرر امراء

مندرجہ ذیل دو جماعتوں کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مندرجہ ذیل اصحاب کو ۲۳۔ نومبر ۱۹۳۲ء سے آخر اپریل ۱۹۳۳ء تک امیر مقرر فرمایا ہے

(۱) جماعت احمدیہ بیرپیک شاہ (آسام) مولوی عظیم الدین صاحب ؛۔

(۲) جماعت احمدیہ دیپالپور (منٹگمری) چوہدری فضل الٰہی صاحب ؛۔

ناظر اعلےٰ۔ قادیان

"الفضل" کے وی۔پی آتے ہیں

اگلا پرچہ ان خریداران الفضل کو وی۔پی ہوگا۔ جن کے نام الفضل نمبر ۶۲ میں چھپ چکے ہیں۔ وی۔پی ایک ہفتہ تک امانت میں رکھے جا سکتے ہیں۔ مہربانی فرما کر وصول کر لئے جائیں ؛۔ (مینیجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
نمبر ۶۶ | قادیان دارالامان مورخہ یکم دسمبر ۱۹۳۲ء | جلد ۲۰

گاندھی جی ویدشاستر کے خلاف

ایک آریہ سماجی اخبار کا واویلا

ہندوؤں کی مذہبی کتب کی مخالفت کی وجہ

گاندھی جی نے مالابار کے ایک مندر میں اچھوتوں کو داخل ہونے کی اجازت دلانے کے لئے فاقہ کشی کرنے کی جو دھمکی دی۔ اور جس میں راسخ الاعتقاد ہندوؤں کی پرزور مخالفت اور زبردست مقابلہ کی وجہ سے اب ڈھیلے پڑتے جارہے ہیں اس کی کامیابی میں چونکہ سب سے بڑی روک یہ ہے کہ ہندو دھرم کی مذہبی اور مقدس کتب اچھوتوں کو قطعاً وہ حق نہیں دیتیں۔ جو گاندھی جی انہیں دلانا چاہتے ہیں۔ اس لئے گاندھی جی نے جہاں فاقہ کشی کے ذریعہ جان دے دینے کا اعلان کر کے ہندوؤں کو مرعوب کرنا چاہا۔ وہاں انہوں نے ہندوؤں کی مقدس کتب کا صفایا کرتے ہوئے ان کے خلاف بھی بہت سخت الفاظ استعمال کئے۔ اور ہندوؤں کے دلوں سے ان کتب کا احترام و توقیر زائل کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ وہ بآسانی اچھوتوں کو اپنے اندر جذب کر سکیں۔

آریوں کا عقیدہ

ہندو اور خاص کر آریہ صاحبان اپنے دھرم کی بنیاد ویدوں پر بتاتے ہیں۔ ویدوں کے متعلق ان کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ ایشوری گیان ہیں۔ ان میں آج تک کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا۔ وہ انسانوں کی دست برد سے بالکل محفوظ ہیں۔ ان کی تعداد چار ہے۔ اور یہ چاروں ساری دنیا کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے اپنے اندر مکمل تعلیم رکھتے ہیں۔ دنیا کی نجات صرف اسی تعلیم پر منحصر ہے۔ آئے دن آریہ صاحبان ان دعاوی کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے ناخنوں تک زور لگاتے رہتے ہیں۔ مباحثات کرتے ہیں۔ اور الٹی سیدھی باتیں پیش کرکے چاہتے ہیں۔ کہ ویدوں کے متعلق اپنے دعاوی کا ثبوت پیش کریں۔

گاندھی جی کا اعلان اور آریوں کا فرض

ایسی حالت میں جب گاندھی جی نے ویدوں کے بارے میں یہ اعلان کیا۔ کہ:-

"یہ کہنا جزوی طور پر صحیح ہوگا۔ کہ وید چار کتابیں ہیں۔ یہ کتابیں بذاتِ خود نامعلوم لوگوں کے چھوڑے ہوئے ایڈیشن ہیں۔ بعد کی پشتوں نے اپنی روشنی کے مطابق ان میں ایزادیاں کرلیں۔ اس کے بعد گیتا کا مصنف آیا۔ اس نے ہندو دنیا کو ہندو دھرم کا مرکب دیا۔ گیتا ہر ایک ہندو کے لئے کھلی کتاب ہے۔ جو اس کا مطالعہ کرنا چاہے۔ اور ہندوؤں کی اگر باقی سب کتابیں جلا بھی دی جائیں۔ تو اس کتاب کے ۰۰۰ ۷ اشلوک یہ بتانے کے لئے بہت کافی ہیں۔ کہ ہندو دھرم کیا ہے" (پرتاپ ۷۔ نومبر)

تو آریوں کا فرض تھا۔ کہ اس کے خلاف آواز بلند کرتے۔ اسے غلط قرار دینے کی کوشش کرتے۔ اور صاف طور پر کہہ دیتے۔ کہ گاندھی جی نے ویدوں کے متعلق جو کچھ کہا ہے۔ وہ سرتاپا جھوٹ ہے۔ لیکن آریوں نے اس کے خلاف ایک لفظ تک نہ کہا۔ اور ان سب باتوں کو نہایت خاموشی کے ساتھ ہضم کر گئے۔

آریوں سے خطاب

یہ صورتِ حالات دیکھ کر ہمیں لکھنا پڑا۔ کہ

"کیا آریہ سماجیوں نے جو اپنا سارا زور یہ ثابت کرنے میں صرف کرتے رہتے ہیں۔ کہ وید چار ہیں۔ نہ اس سے کم۔ نہ زیادہ گاندھی جی کے یہ الفاظ سُنے ہیں۔ کہ ویدوں کو چار کی تعداد تک محدود کرنا کلیۃً درست نہیں۔ کیا ان آریوں کی نظر سے جو ویدوں کو الہامی اور ایشوری کلام قرار دینے کے لئے ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگاتے رہتے ہیں۔ گاندھی جی کے یہ الفاظ گزرے ہیں۔ کہ وید نامعلوم لوگوں کے چھوڑے ہوئے ایڈیشن ہیں۔ کیا ان آریوں نے جو ویدوں میں ایک لفظ کی کمی بیشی بھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ گاندھی جی کے یہ الفاظ پڑھے ہیں۔ کہ ویدوں میں بعد کی پشتیں من مانی ایزادیاں کرتی رہی ہیں۔ کیا ان آریوں نے جو تمام دنیا کی روحانی ہدایت اور راہ نمائی کا سارا انحصار ویدوں پر رکھتے ہیں۔ گاندھی جی کا یہ اعلان ملاحظہ کیا ہے۔ کہ اگر ویدوں کو جلا بھی دیا جائے۔ تو دنیا کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا"۔ (الفضل ۱۳۔ نومبر)

اس کے ساتھ ہی ہم نے یہ بھی لکھ دیا۔ کہ

"یقیناً آریوں نے یہ سب کچھ سُنا ہے۔ پڑھا ہے۔ دیکھا ہے۔ لیکن کسی ایک شخص نے بھی اس کے خلاف ایک لفظ تک نہیں کہا۔ اور آریہ اخبارات نے حسب معمول گاندھی جی کے بیان کے اس حصہ کو جو ویدک دھرم اور اس کے پیروؤں کے لئے بم سے کم خطرناک نہیں۔ بالکل نظر انداز کر کے سیاسی امور کو لے لیا۔ اور ان کی حمایت کرنی شروع کر دی ہے۔ کیونکہ اگر اس پہلو کو لیں۔ تو ہر ہندو جس میں اپنے مذہب کا کچھ بھی احساس پایا جاتا ہے۔ گاندھی جی سے نفرت اور حقارت کا اظہار کرنے پر مجبور ہوگا۔ اور ان کی ساری حقیقت ظاہر ہو جائے گی"۔

شاستروں کے متعلق اعلان

ویدوں کو بالکل بے حقیقت۔ فضول۔ اور غیر ضروری۔ انسانی تصانیف قرار دینے اور ان میں تغیر و تبدل بتانے کے بعد گاندھی جی نے شاستروں کے متعلق بھی اپنے خیالات صفائی کے ساتھ ظاہر کر دیئے۔ اور اس بات کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہ جو لوگ ان کتابوں کو مقدس مذہبی کتب سمجھتے۔ اور ان کے احکام پر چلنا اپنا فرض قرار دیتے ہیں۔ ان کے دل پر کیا گزرے گی۔ صاف طور پر کہہ دیا:-

"اگر ہندوؤں کو ان تمام کتابوں کا پابند بنایا جائے۔ تو بمشکل کوئی بداخلاقی کا کام ہوگا۔ جس کو شاستروں کی رُو سے جائز نہ ٹھیرایا جاسکے"۔ (پرتاپ ۱۹۔ نومبر)

گویا گاندھی جی کے نزدیک شاستر دنیا کی تمام بداخلاقیوں اور بدیوں کو جائز قرار دینے والے ہیں۔ اور ہندوؤں کو ان کا پابند بنانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہر قسم کی بداخلاقی کو ان کے لئے جائز ٹھیرا دیا جائے۔

"ملاپ" کی بزدلی

ان اقتباسات سے جو ایک کٹر آریہ سماجی اخبار "پرتاپ" سے لفظ بلفظ نقل کئے گئے ہیں ظاہر ہے۔ کہ گاندھی جی ویدوں اور شاستروں سے کس قدر جلے بیٹھے ہیں۔ ان سے ہندوؤں کی وابستگی کتنی ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور ان پر سے ہندوؤں کی عقیدت کو زائل کرنے کے لئے کتنا زور صرف کر رہے ہیں۔ چونکہ گاندھی جی کے یہ خیالات ہندو دھرم کو بیخ و بن سے اکھیڑ پھینکنے والے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی ہم نے آریوں کو اپنی پوزیشن ظاہر کرنے

کے لئے مجبور کر دیا۔ اس لئے انہیں مُہرِ خاموشی توڑنی ہی پڑی۔ اور آریہ اخبار "ملاپ" کے ایڈیٹر مہاشہ خورسند نے اپنے ۲۶ نومبر کے پرچہ میں "زبردست ٹکر" کے عنوان سے ایک مضمون لکھ کر اپنے غم و غصہ کا اظہار کیا ہے۔ لیکن اسے بھی اتنی جرأت نہ ہوئی۔ کہ گاندھی جی کا نام لے کر ان کے خیالات کے خلاف کچھ کہتا۔ بلکہ اس نے بھی بلاوجہ عمومیت کا رنگ دے کر اپنے دل کا بخار نکالنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اچھوتوں کے معاملہ میں اس وقت تک جس زور اور جس وضاحت کے ساتھ گاندھی جی نے ویدوں۔ اور شاستروں کی تحقیر و تذلیل کی ہے۔ اس قدر کسی اور نے ہرگز نہیں کی۔ مگر "ملاپ" کو یہ جرأت نہیں ہوئی۔ کہ وہ گاندھی جی کا نام لے کر ان کے خیالات کی مخالفت کرتا ؛

"ملاپ" نے کیا لکھا۔

بہرحال اس نے لکھا ہے۔ کہ

"اچھوت ادہار کے متعلق اس وقت دو دل (گروہ) بنتے نظر آ رہے ہیں۔ ایک وہ جو وید شاستر کی دوہائی دے کر چھوت چھات کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ دوسرے وہ جو چھوت چھات دُور کرنے کے جوش میں اتنے پاگل ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں وید شاستر کے خلاف بولنے اور کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی۔ یہ سپرٹ چند برسوں سے کام کر رہی ہے۔ کہ منوسمرتی۔ اور دوسرے شاستروں کو تلانجلی دینی چاہیئے۔ اور آر دھرمیوں نے تو منوسمرتی کے پستک جلا کر اپنی ذہنیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ ان آدھرمیوں کے ساتھ کچھ اونچی ذات کے ہندو بھی شامل ہیں۔ جو ناستکتا (دہریت) کی لہر میں بہ رہے ہیں۔ وہ بھی وید اور شاستر کو بے نقط سنانے ہی میں اپنی بزرگی اور شان سمجھتے ہیں۔ کوئی اپ ٹو ڈیٹ لیڈر اپنی تقریر کو اس وقت تک کامیاب نہیں سمجھتا۔ جب تک وید شاستروں کے خلاف اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑ نہ لے اور اس کے ساتھ وہ ہندو جاتی کے سنگھٹن۔ ہندو جاتی کے بچاؤ اور ہندو جاتی کے کلیان کا بھی دعوےٰ کرتا ہے۔ مجھے ان لوگوں کی حالت پر رحم آتا ہے۔ جو وید شاستر کے خلاف نفرت پھیلا کر ہندوؤں کا سنگھٹن کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ یہ لوگ غیر ہندوؤں کے ہاتھوں میں کھیلتے ہیں۔ ہندو جاتی کا سنگھٹن جب کبھی مکمل ہو گا۔ وید کی زبردست چٹان اور بنیاد پر مکمل ہو گا۔ اس کے بغیر ہندو جاتی کے اتھان اور سنگھٹن کے خواب محض خواب ہی رہیں گے۔ جو لوگ وید شاستر کی نندا کرتے ہیں۔ وہ ہندو جاتی کے سب سے بڑے دشمن ہیں۔ وہ چاہے۔ لاکھ اچھوت ادھار کمیٹیاں بنا لیں۔ وہ چاہے۔ ہزار بار دلتوں کے کلیان کا اعلان کرتے پھریں۔ لیکن اگر وہ ہندوؤں اور اچھوتوں کے دلوں میں وید شاستر کے خلاف نفرت پیدا کرتے ہیں۔ تو وہ بلاشک و شبہ ہندو جاتی کی جڑوں پر کلہاڑا رکھ رہے ہیں۔ ان کی خوش قسمتی ہے۔ کہ انہیں ہندو جاتی میں جنم مل گیا۔ اگر وہ کہیں مسلمانوں کے گھر پیدا ہوئے ہوتے۔ اور مسلم شاستروں کے خلاف وہ اسی طرح کہتے۔ تو انہیں اپنی آزاد خیالی کا پتہ لگ جاتا۔ میں ایسے لوگوں کو گمراہ لیڈر کہتا ہوں۔ جو خود گم ہیں۔ اور اچھوتوں کو راہ راست پر لانا چاہتے ہیں۔ انہیں ایک بات یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ وید اور ویدک شاستروں کا مان بڑھانے سے اور اچھوتوں و ہندوؤں سب کو ان کے گرد جمع کرنے ہی سے ملک اور دُنیا کا بھلا ہو گا۔ منتشر ہندو جاتی کے اندر اپنی غلط آزاد خیالی اور تباہ کُن فراخدلی کے ذریعہ زیادہ انتشار پیدا نہ کرو۔ اور اچھوت ادھار کا کام کرتے ہوئے وید شاستر کا سہارا لو۔ نہ کہ ان پر برس پڑو۔ وید اور شاستر کی نندیا کرنے والا یہ ٹولا اچھوت ادھار نہیں کر رہا۔ بلکہ خود پتت ہو رہا ہے۔ اور وید شاستر کو بدنام کرنے کا بھاری پاپ کر رہا ہے"۔

گاندھی جی کو کیا کہا گیا۔

بلاشبہ "ملاپ" نے اپنی کم ہمتی اور بزدلی کی وجہ سے گاندھی جی کا نام نہیں لیا۔ لیکن جو کچھ لکھا ہے۔ اس کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے۔ کہ وہ گاندھی جی کے متعلق ہی ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ہندوؤں میں اور بھی بہت سے لوگ ہیں۔ جو ویدوں اور شاستروں کی کوئی وقعت نہیں سمجھتے۔ اور جن کی یہ کوشش ہے۔ کہ ہندو جاتی ان کتب کے ناقابل برداشت بوجھ سے آزاد ہو جائے۔ اور ہر وہ شخص جو ان کتب پر قومی تعصب اور تنگدلی سے آزاد ہو کر غور کرے۔ وہ اسی نتیجہ پر پہونچے گا۔ لیکن ان میں سے سب سے زیادہ ویدوں۔ اور شاستروں کے خلاف نفرت و حقارت جس شخص کے دل میں پائی جاتی ہے۔ اور جو اس کا علے الاعلان اظہار بھی کرتے رہتے ہیں۔ وہ گاندھی جی ہیں۔ اس لئے مندرجہ بالا سطور میں "ملاپ" نے جو کچھ کہا ہے اس کے سب سے پہلے مخاطب گاندھی جی ہی ہیں۔ اس لحاظ سے جو نتیجہ نکلتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ "ملاپ" کے نزدیک گاندھی جی "چھوت چھات دُور کرنے کے جوش میں اتنے پاگل ہو گئے ہیں۔ کہ انہیں وید شاستر کے خلاف بولنے اور کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں ہوتی"۔ گاندھی جی "ناستکتا (دہریت) کی لہر میں بہ رہے ہیں"۔ وہ "وید اور شاستر کو بے نقط سنانے ہی میں اپنی بزرگی اور شان سمجھتے ہیں"۔ گاندھی جی "غیر ہندوؤں کے ہاتھوں میں کھیلتے ہیں"۔ "وہ ہندو جاتی کے سب سے بڑے دشمن ہیں"۔ "وہ بلاشک و شبہ ہندو جاتی کی جڑوں پر کلہاڑا رکھ رہے ہیں"۔ وہ "گمراہ لیڈر ہیں۔ جو خود گم ہیں۔ اور اچھوتوں کو راہ راست پر لانا چاہتے ہیں"۔ گاندھی "اچھوت ادھار نہیں کر رہا۔ بلکہ خود پتت ہو رہا ہے۔ اور وید شاستر کو بدنام کرنے کا بھاری پاپ کر رہا ہے"۔

گاندھی جی کی سب باتیں مانو

گاندھی جی کو یہ خطابات مبارک ہوں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ جس شخص کی یہ حالت ہو۔ کیا وہ اس قابل ہے۔ کہ سیاسیات کے متعلق وہ جو اوٹ پٹانگ بات کہے۔ اُسے درست مان لیا جائے۔ اگر ہندو صاحبان سیاسیات میں گاندھی جی کو یہ درجہ دیتے ہیں۔ انہیں دنیا کا سب سے بڑا انسان قرار دیتے ہیں حتےٰ کہ روحانیات کے اعلیٰ درجہ پر بتاتے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اپنے دھرم کے متعلق اور اس دھرم کی مذہبی کتب کے متعلق وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ گاندھی جی کے پیرو ہندوؤں کو چاہیئے۔ اب ویدوں اور شاستروں کے متعلق وہی عقیدہ رکھیں۔ جس کا اعلان گاندھی جی نے کیا ہے۔ نہ کہ انہیں پاگل اور دہریہ قرار دینے لگ جائیں۔ یا پھر انہیں صاف جواب دے دیں۔ یہ کیا بیہودگی ہے۔ کہ اپنے دھرم کے متعلق اپنی سالہا سال کی جو تحقیقات پیش کریں۔ اسے تو ٹھکرا دیا جائے۔ اور سیاسیات کے متعلق انہیں ہندوستان کا نجات دہندہ قرار دیا جائے ؛

لیٹر بکسوں کو نذرِ آتش کرنیکے اصل مجرم

گزشتہ دنوں پنجاب اور ہندوستان کے اکثر مقامات پر اس قسم کی شرارتیں بعض لوگوں کی طرف سے ظہور میں آئی تھیں۔ کہ وہ لیٹر بکسوں کو نذرِ آتش کر دیتے۔ اس قسم کی حرکات کا سوائے اس کے اور کوئی نتیجہ نہ نکل سکتا تھا۔ کہ ملکی لوگوں کو نقصان پہونچے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس وقت بھی اگرچہ ایک طبقہ جانتا تھا۔ کہ اس شرارت کا اصل بانی کون ہے۔ مگر اب تو اسمبلی میں ہوم ممبر نے ایک سوال کے جواب میں یہ صاف طور پر بتا دیا ہے۔ کہ

"اگرچہ کانگرس کی کوئی ایسی تجویز نہ تھی۔ کہ کانگرسی ایجنٹ پوسٹ آفس کے لیٹر بکسوں کو نذرِ آتش کریں۔ اور ریل گاڑیوں کو روکیں۔ تاہم کانگرس کی طرف سے انہیں اس امر کے اختیارات حاصل تھے"

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس قسم کی حرکات کی تمام تر ذمہ واری کانگرس پر عائد ہوتی ہے۔ اور وہی خلافِ امن تحریکات کو ہوا دے کر ملک میں فتنہ و فساد کو فروغ دینے کی ذمہ وار ہے ؛

اچھوتوں پر ہندوؤں کے مظالم

اچھوت اقوام اگرچہ ایک لمبے عرصہ سے ہندوؤں کے مظالم کا تختۂ مشق بنی ہوئی ہیں۔ مگر اپنی کمزوری اور بے بسی کی وجہ سے ان کے خلاف آواز بلند نہیں کر سکتی تھیں۔ خدا کا شکر ہے۔ اب اچھوتوں کو معلوم ہو گیا۔ کہ ہندو ان کے خیر خواہ نہیں۔ بلکہ دشمن ہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ اب مظالم کے خلاف آواز بلند کرنے کی جرأت کر رہے ہیں۔ چنانچہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ضلع لائلپور میں ستر ہزار کے قریب اچھوت ہیں جنہیں اعلےٰ ذات کے ہندو ایک عرصہ سے سخت تکالیف پہونچا رہے ہیں۔ یہاں تک کہ انہیں پانی تک پینے نہیں دیا جاتا۔ ان مظالم سے تنگ آ کر اب تیس گاؤں کے اچھوتوں نے فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ اگر جلد تر اس ظلم کا ازالہ نہ [illegible]

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اگلے مہینہ میں انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقرر کردہ جلسہ سالانہ جو کہ آپ کا بھی نہیں

اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت

مقرر شدہ جلسہ سالانہ ہونے والا ہے۔ اس جلسہ کی غرض محض اس قدر نہیں۔ کہ لوگ آئیں۔ اور تقریریں سن لیں۔ کیونکہ تقریریں مختلف اوقات میں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ اور مختلف شہروں میں جلسے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ درحقیقت یہ جلسہ اپنے اندر

ایک اقرار

رکھتا ہے۔ کہ الٰہی آواز پر مومن ہر کام چھوڑ کر جانے کے لئے تیار رہے گا۔ خدا نے مختلف اوقات میں مختلف اقرار رکھے ہیں۔ ایک اقرار روزانہ پانچ وقت کا ہے۔ ہر بالغ اور تندرست کا فرض ہے۔ کہ جب اذان ہو۔ تمام کام کاج چھوڑ کر مسجد میں پہنچے۔ اور محلے کے لوگوں کے ساتھ ملکر عبادت الٰہی بجالائے پھر ایک اور اقرار جمعہ کے دن کا ہے جس میں سارے شہر کے لوگ ایک جگہ جمع ہوتے۔ اور اپنے عمل سے اس بات کا ثبوت دیتے ہیں۔ کہ وہ الٰہی آواز کو سننے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ پھر عیدین آتی ہیں۔ ان میں نہ صرف ایک شہر کے لوگ بلکہ مختلف علاقوں کے لوگ اور آس پاس کے دیہات کے لوگ جمع ہوتے ہیں اور اس طرح زیادہ وسیع حلقہ کے لوگ اقرار کرتے ہیں۔ کہ وہ الٰہی آواز پر لبیک کہنے کو تیار ہیں۔ اسی طرح سال میں ایک حج کا موقعہ ہوتا ہے جس میں ساری دنیا کے لوگ جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے ایک جگہ جمع ہوتے۔ اور اس بات کا اقرار کرتے ہیں۔ کہ اسلامی توحید نے مسلمانوں کے دلوں کو ایسا متحد کر دیا ہے کہ باوجود اختلاف زبان۔ اختلاف عقائد اختلاف رنگ ونسل اختلاف خیالات اور اختلاف آب و ہوا کے وہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہ کر ایک جگہ جمع ہونے کو تیار ہیں:۔

لیکن حج ان ایام میں بہت سے لوگوں کے لئے مشکل ہو گیا تھا۔ کیا بلحاظ اس کے کہ اس علاقہ میں امن وامان کا وہ انتظام نہ تھا۔ جو حج کے لئے ضروری ہے۔ اور کیا بوجہ اس کے کہ اس مقام میں ایسا انتظام نہیں جس سے ان فوائد کو حاصل کیا جا سکے جو

حج کا اصل مقصود

ہے۔ اور کیا بوجہ اس کے کہ خدا تعالیٰ نے ہندوستان کے لوگوں سے بہ نسبت دوسرے ممالک کے لوگوں کے زیادہ کام لینا چاہتا تھا۔ چونکہ حج پر وہی لوگ جا سکتے ہیں۔ جو مقدرت رکھتے اور امیر ہوں۔ حالانکہ الٰہی تحریکات پہلے غرباء میں ہی پھیلتی اور پنپتی ہیں اور غرباء کو حج سے شریعت نے معذور رکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اور

ظلّی حج

مقرر کیا۔ تا وہ قوم جس سے وہ

اسلام کی ترقی کا کام

لینا چاہتا ہے۔ اور تا وہ غریب یعنی ہندوستان کے مسلمان اسمیں شامل ہو سکیں۔ اسلام کے ابتدائی دور میں زیادہ ذمہ واری کا بوجھ اٹھانے والے عرب تھے۔ اور وہ آسانی سے مکہ میں پہنچ سکتے تھے۔ اس لئے اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے حج کے موقعہ پر بہتر سے بہتر ذرائع حاصل تھے۔ لیکن اب نہ وہ تحریک وہاں باقی ہے۔ اور نہ دنیا کے تمام لوگ وہاں پہنچ سکتے ہیں۔ اس لئے

حج کی عبادت کا حصّہ

تو بے شک باقی ہے۔ اور وہ رہتی دنیا تک باقی رہے گا جسطرح نماز کا فریضہ ہے۔ اسی طرح یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہر صاحب استطاعت مسلمان مقررہ دنوں میں وہاں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے۔ لیکن مکہ مکرمہ میں اب چونکہ نہ کوئی ایسی جماعت تھی جو

اشاعت اسلام کی ذمہ وار

قرار دی گئی ہو۔ اور نہ ہی اب عربوں کی ایسی حالت اور نظام تھا۔ کہ وہ تبلیغ اسلام کر سکیں۔ ایسا نظام اب ہندوستان میں ہی ہے۔ اور اشاعت اسلام کا درد رکھنے والی قوم بھی اب یہیں ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے

ایک ظلّی حج

مقرر کیا۔ اور اس کا مرکز قادیان میں رکھا جب تک وہ نظام جو تبلیغ کے لئے مقرر ہے۔ یہاں رہیگا۔ اور جب تک قادیان اس کام کا مرکز ہے۔ اور جب تک ہندوستان کے لوگ اپنی اس ذمہ داری کو سمجھیں گے۔ کہ خدا تعالیٰ نے انہیں

رشد و ہدایت پھیلانے کا ذمہ وار

بنایا ہے۔ اس وقت تک علاوہ ان علمی فوائد کے جو جلسہ کے موقعہ پر تقریریں سننے سے حاصل ہوتے ہیں۔ یہاں آنے والے ہر شخص کو ثواب حاصل ہوگا۔ اور اگر خدانخواستہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اس نعمت کو بھلا دیا۔ اس کی قدر نہ کی۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کام کا مرکز کسی اور مقام کو قرار دیدیا۔ تو پھر چونکہ اس میں عبادت کا حصّہ نہیں۔ وہ صرف

مکہ مکرمہ سے ہی مخصوص

ہے۔ اس لئے یہ صرف ایک رسم رہ جائے گی۔ اور ثواب کا حصّہ جاتا رہے گا۔

پس اللہ تعالیٰ کی

نعمت کی قدر

کرتے ہوئے۔ اور اس ثواب کی عظمت کو پہچانتے ہوئے۔ ہر احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ خدمت بجالائے۔ خواہ وہ مالی ہو۔ یا جانی۔ یا مکانی۔ یا عام خدمت کے رنگ میں:۔

پس گزشتہ طریق کے مطابق اس دفعہ بھی میں قادیان کے

لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ مکانات دینے میں اخراجات
برداشت کرنے میں، اور مہمانوں کی خدمت کرنے میں جہاں تک
ہو سکے۔ مدد کریں۔ اور سلسلہ کے کاموں کو

ذاتی کاموں پر ترجیح

دیتے ہوئے خدمات کریں۔ میں نے قادیان کے لوگوں کو اس کے
متعلق ہمیشہ توجہ دلائی ہے۔ مگر افسوس ہے۔ ابھی یہاں کے لوگوں
میں وہ بیداری نہیں پیدا ہوئی۔ جو ہونی چاہیئے۔ میں نے بارہا
بتایا ہے۔ کہ جو شخص قادیان میں اس لئے آتا ہے۔ کہ باہر کے
حملوں اور گالیوں سے بچ جائے۔ وہ ہرگز کسی ثواب کا مستحق نہیں
کیونکہ وہ

میدان جنگ کا بھگوڑا

ہے۔ اور بھگوڑے کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ کہ وہ دوزخ
کا مستحق ہے۔ لیکن جو شخص یہاں اس لئے آتا ہے۔ کہ باہر خدمت
کے کم مواقع ہیں۔ اور مرکز میں اسے زیادہ موقعہ ملے گا۔ وہ مہاجر ہے
پس یہاں کے لوگ اپنے عمل سے ثابت کریں۔ کہ وہ مہاجر ہیں
اگر کوئی شخص

باہر کی تکالیف سے ڈر کر

یہاں آتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ وہ اسی لئے آیا ہے۔ اور لوگوں پر بھی
یہی ظاہر کرتا ہے۔ وہ کھلا مجرم ہے۔ اور جو لوگوں پر تو یہ ظاہر کرتا ہے
کہ خدمت دین کے لئے آیا ہے۔ لیکن دراصل اپنے دل میں سمجھتا
ہے۔ کہ تکالیف سے بچنے کے لئے آیا ہے۔ وہ

منافق مجرم

ہے۔ لیکن جس کے دل میں بھی یہی ہے۔ اور ظاہر بھی یہی کرتا ہے
تو اس کا نتیجہ ظاہر ہونا چاہیئے۔ یہ ممکن نہیں۔ کہ آگ ہو۔ اور دھواں
نہ اٹھے۔ انگارے موجود ہوں۔ لیکن گرمی محسوس نہ ہو۔ اور سورج کے
نیچے کھڑا ہو کر کوئی شخص دھوپ اور روشنی سے محروم رہ سکے۔ اگر
واقعی دل میں یہ خواہش ہے۔ کہ مرکز میں

زیادہ قربانیوں کا موقع

ملے۔ تو یہ ہجرت ہے۔ لیکن اس کا ثبوت عمل سے دو۔ قادیان
میں آنے والوں کی ذمہ داریاں زیادہ ہیں۔ سوائے ان بھگوڑوں
کے جو آرام کے لئے یہاں آتے ہیں۔ ان کا حق ہے۔ کہ وہ آرام
کریں۔ باہر لوگ انہیں مارتے تھے۔ گالیاں دیتے تھے۔ بائیکاٹ
سے ان کے کاروبار کو نقصان پہنچاتے تھے۔ رشتہ دار تنگ کرتے
تھے۔ اور ان مصائب سے بچنے کے لئے یہاں آنے والوں سے
قربانی کی توقع رکھنا بے وقوفی ہے۔ جب تک کہ اللہ تعالےٰ ان کے
نفاق کے مرض کو دور نہ کر دے۔ لیکن جو شخص

خدمت کے زیادہ مواقع

ملنے کے خیال سے آیا ہے۔ وہ اپنے عملی نمونہ سے اپنی صداقت
ثابت کرے۔ اگر باہر کے لوگ ایک آنہ روپیہ چندہ دیتے ہیں۔
تو اسے پانچ پیسے دینے چاہئیں۔ اور یہی ہونا چاہیئے۔ ورنہ یہ
کیسے ثابت ہوگا۔ کہ وہ خدمت کرتا ہے۔ ہم اس کے متعلق یہی سمجھینگے
کہ وہ کمانے کے لئے آیا ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرماتے ہیں۔ جس شخص کی ہجرت عورت کے لئے یا کسی دنیوی
فائدہ کے لئے ہو۔ وہ خدا تعالےٰ کا مہاجر نہیں۔ بلکہ اس چیز کا ہے
جس کے لئے وہ ہجرت کرتا ہے۔ اسی طرح جو شخص یہاں آکر

باہر سے زیادہ قربانیاں

نہیں کرتا۔ وہ آرام طلب ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی راہ میں جو جنگ یورپ
امریکہ۔ افغانستان۔ ایران۔ عرب۔ مصر۔ سماٹرا۔ جاوا۔ فلسطین اور شام
وغیرہ ممالک میں لڑی جا رہی ہے۔ اور ان مقامات پر بھی جہاں کا
ہمیں علم نہیں۔ اس سے تنگ آکر اور آرام لینے کی خاطر وہ یہاں
آگیا ہے۔ پس وہ

یقیناً اللہ تعالیٰ کا مجرم

ہے۔ اس لئے میں پھر ایک دفعہ احباب جماعت کو توجہ دلاتا ہوں
کہ قادیان کے لوگوں کو دوسروں سے بڑھ کر نمونہ دکھانا چاہیئے۔
ابھی ان سے یہ مطالبہ تو نہیں کیا جاتا۔ کہ وہ جائدادیں اور گھر بار لٹا
دیں۔ اور سب کام کاج چھوڑ دیں۔ مگر دوسروں کی نسبت ان سے
زیادہ قربانیوں کی توقع کی جاتی ہے۔ ہاں جب اللہ تعالےٰ کی یہ
مشیت ہو۔ کہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی راہ میں لٹا دیا جائے۔ اس
وقت بھی میں امید کروں گا۔ کہ قادیان کے لوگ

باہر والوں سے زیادہ

اعلےٰ نمونہ دکھائیں۔ مگر اس وقت تک ان سے صرف نسبتی قربانی
کا مطالبہ ہے۔ اس لئے جلسہ کے لئے جو لوگ مکان دے سکتے
ہیں۔ وہ مکان دیں۔ یا اپنے مکانوں کے حصے دیدیں جو خدمت
کر سکتے ہیں۔ وہ خدمت کریں۔ اور جو مالی امداد دے سکتے ہیں۔ وہ مالی
امداد دیں۔ اور جنہیں خدا تعالےٰ نے ہر طرح سے قربانی کی توفیق دی ہے
وہ مکان بھی دیں چندے بھی دیں۔ اور خدمت بھی کریں۔ پچھلی دفعہ
بھی میرے پاس شکایت ہوئی تھی۔ کہ بعض لوگ چندہ نہیں دیتے
اور بعض جلسہ کے موقع پر معمولی مہمانوں سے

مکان دینے سے گریز

کرتے ہیں۔ اور کئی یہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہمارے اپنے مہمان آنے والے
ہیں۔ وہ کیوں یہ نہیں کہتے۔ کہ یہ مکان ہے۔ اتنے ہمارے اپنے
مہمان بھی ہوں گے۔ اس لئے اگر ہو سکے تو انہیں کو یہ دیدیں۔ وہ
مکان کے مطالبہ پر تو جواب دیدیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہمارے
مہمان آئیں گے لیکن

کھانے کے وقت

کہتے ہیں۔ تمہارے مہمان ہیں۔ ان کو کھانا دیا جائے۔ ایسے بہانہ خور
لوگ کھانے کے وقت سب سے آگے ہوتے ہیں۔ اور کہتے
ہیں۔ کہ مہمانوں کی اچھی طرح خدمت نہیں کی جاتی۔ ان کی

شتر مرغ کی مثال

ہوتی ہے۔ جب اسے کہا گیا۔ کہ بوجھ اٹھاؤ۔ تو اس نے کہا میں تو
مرغ ہوں۔ مرغ پر بھی کبھی بوجھ لادا جاتا ہے۔ اور جب کہا۔ اڑ تو کہدیا کہ
کبھی اونٹ بھی اڑا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ لوگ

مکان کے مطالبہ پر

تو کہتے ہیں۔ ہمارے مہمان لیکن کھانے وقت کہتے ہیں۔ تمہارے
مہمان۔ یا تو انہیں چاہیئے۔ کہ مکان سلسلہ کے سپرد کر دیں۔ اور
اگر ان کے اپنے رشتہ دار یا متعلقین آنے والے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں
انہیں گھر میں زیادہ آرام پہنچا سکینگے کیونکہ گھر میں عورتیں بھی ان
کی خدمت کر سکتی ہیں۔ تو منتظمین سے کہدیں۔ کہ اتنے مہمان ہمارے
ہوں گے۔ اور وہ انہیں بھی جگہ دیں۔ جس طرح زکوٰۃ کے متعلق
ہم نے حکم دیا ہوا ہے۔ کہ ادا کر دی جائے۔ اور دینے والا ساتھ
کہدے۔ کہ میرا فلاں رشتہ دار بھی مستحق ہے۔ اسی طرح وہ مکان پیش
کر دیں۔ اور اپنے

مہمانوں کی تعداد

بھی بتا دیں۔ اور منتظم اگر چاہیں۔ تو اس میں سے ان کے مہمانوں
کو بھی اتنی جگہ دیدیں۔ جتنی عام مہمانوں کے حصہ میں آتی ہے۔
مجھے افسوس ہے۔ کہ

چندہ جلسہ سالانہ

کی طرف پوری توجہ نہیں کی گئی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ
تحریک بھی ایک ماہ لیٹ ہوئی ہے۔ دفتر والوں نے تو مجھے
کہدیا تھا۔ لیکن میں نے سمجھا۔ کہ تحریک اگلے مہینہ میں ہونی
چاہیئے۔ اس لئے دیر ہو گئی۔ اس میں بھی دفتر والوں کی یہ غلطی
ہے۔ کہ انہوں نے

دوبارہ یاد دہانی

نہیں کرائی ممکن ہے۔ اس کا بھی دخل ہو۔ لیکن میرے خیال
میں جتنا اس کا اثر ہونا چاہیئے تھا۔ اس سے زیادہ پڑ رہا ہے
تحریک بے شک پہلے ہونی چاہیئے۔ تا لوگ چندہ دینے کی وجہ
سے جلسہ میں شامل ہونے سے محروم نہ رہ جائیں۔ لیکن باوجود
اس کے جلسہ سالانہ

خدا تعالےٰ کی نعمت

ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے ہندوستان کے
لوگوں کے لئے ایک ثواب کا ذریعہ پیدا کر دیا۔
پس جو شخص امکان کے باوجود اس میں شمولیت سے
پہلو تہی کرتا ہے۔ وہ

اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا دشمن

ہے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ پر قادیان آنے سے انسان کا دل زنگ آلود
ہونے سے بچ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
تو فرمایا کرتے تھے۔ کہ بار بار آنا چاہیئے۔ لیکن جو بار بار نہیں آسکتا۔

وہ سال میں ایک بار تو آجاتے۔ بے شک معذوریاں بھی ہوتی ہیں۔ لیکن جو معذوریاں بناتا ہے۔ وہ مجرم ہے۔ اور اپنا آپ دشمن ہے۔ جو لوگ خود نہیں آتے۔ یا بیوی بچوں کو نہیں لاتے۔ ان کے فوت ہوتے ہی ان کے گھر سے احمدیت مٹ جائے گی۔ پھر بعض لوگ اپنے غیر احمدی دوستوں اور رشتہ داروں کو لاتے ہیں اور ان میں سے خدا کے فضل سے

ایک کثیر حصّہ

بیعت کر لیتا ہے۔ انہیں بھی ضرور ساتھ لانا چاہیئے۔ اس سال ایک دقت یہ ہے۔ کہ

جلسہ کے معاً بعد رمضان

شروع ہوتا ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر باہر ہوئے تو روزہ نہیں رکھا جا سکیگا۔ حالانکہ اگر ضرورت حقہ کے لئے باہر جانا پڑے۔ تو روزہ کو دوسرے وقت پر ملتوی کر دینا بھی ثواب کا موجب ہے۔ شریعت نے رمضان میں سفر کو جائز رکھا ہے۔ مگر سفر کے روزہ کو ناجائز۔ اس سال چونکہ رمضان قریب ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ ایک۔ دو یا تین روزے نہ رکھے جا سکیں۔ لیکن اگر دل میں اس کا احساس ہو۔ تو بعد میں رکھنا

پہلے سے بھی زیادہ ثواب کا موجب

ہوگا۔ ایک بزرگ کا ذکر ہے۔ کہ ان کی فجر کی نماز فوت ہوگئی۔ تو وہ تمام دن روتے رہے۔ خدا تعالےٰ نے کہا۔ میرے اس بندے کو نماز قضا ہونے کا اس قدر قلق ہوا ہے۔ اس لئے اسے

سو نماز کا ثواب

دیدیا جائے۔ اگلے روز کوئی انہیں صبح ہی صبح جگا رہا تھا۔ انہوں نے پوچھا۔ کہ تو کون ہے۔ اس نے جواب دیا شیطان۔ آپ نے پوچھا شیطان کا نماز سے کیا تعلق ہے۔ اس نے کہا۔ کل میں نے آپ کو سلائے رکھا۔ اور آپ اس قدر روئے۔ کہ خدا تعالےٰ نے کہا۔ میرے اس بندے کو اس قدر قلق ہوا ہے۔ اس لئے اسے سو نماز کا ثواب دیدیا جائے۔ میں نے سمجھا۔ اگر آج بھی ایسا ہی ہوا۔ تو آپ پھر اسی طرح زیادہ ثواب لے جائیں گے۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ ایک نماز کا ثواب ہی آپ لے لیں۔ تو جو شخص دینی خدمت کے لئے کوئی عبادت ملتوی کر دیتا ہے۔ جس کی شریعت نے اجازت دے دی ہے۔ اور پھر اس کا احساس رکھتا ہے۔ کہ اسے بہتر سے بہتر رنگ میں ادا کرے گا۔ تو وہ

بہت زیادہ ثواب کا مستحق

ہوتا ہے۔

ہماری جماعت کے دوست تو اس بات کو سمجھتے ہیں لیکن ممکن ہے دوسرے اعتراض کریں۔ اس لئے میں نے بتا دیا ہے۔ کہ انہیں سمجھایا جائے۔ تا وہ آٹھ نو سو بلکہ ہزار کے قریب لوگ جو آتے ہیں۔ اور جن میں سے زیادہ تر بیعت کر جاتے ہیں۔ ان میں کمی نہ ہو۔ پھر مرکز کی طرف سے بھی

معززین کو چٹھیاں

لکھی جائیں۔ اور اس کے لئے اخبار میں اعلان کر کے موزون لوگوں کے پتے معلوم کئے جائیں۔ کیونکہ ممکن ہے۔ وہ ایسے لوگوں کو لکھیں جن پر کوئی اثر نہ ہو۔ لیکن بیرونی لوگ اپنے علاقہ کے ایسے افراد سے واقف ہوتے ہیں۔ جن کو ایسی دعوت مفید ہو سکتی ہے۔ ہزار بلکہ دو تین ہزار ایسی چٹھیاں لکھی جائیں۔ اور اگر ان میں سے پچاس ساٹھ بھی آجائیں۔ تو بہت مفید ہو سکتا ہے۔ کیونکہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ اگر ذرا بھی رغبت ہو۔ تو

ستر اسّی فی صدی بیعت

کر لیتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ

پس میں ایک طرف تو

کارکنوں کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ کام صحیح طریق پر اور عمدگی کے ساتھ کریں۔ اور

مرکزی جماعت کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ مالی قربانی اور جانی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ اور

باہر کے دوستوں کو نصیحت

کرتا ہوں۔ کہ وہ بھی اخراجات کے لئے چندہ دیں۔ خود شامل ہوں اور ایسے لوگوں کو جنہیں سلسلہ کے ساتھ رغبت ہو۔ یا اگر تعصب بھی ہو۔ تو اس وجہ سے کہ وہ ناواقف ہیں۔ اپنے ساتھ لائیں شاید کہ اللہ تعالےٰ انہیں بھی ہمارے ساتھ شامل ہو جانے کی توفیق بخشدے میں اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمیں

تمام فرائض کے ادا کرنے کی توفیق

عطا فرمائے۔ اور اس ذمہ داری کے لحاظ سے جو ہم پر عائد ہوتی ہے زیادہ سے زیادہ قربانی کی توفیق دے۔ اور ہمیں یہ شناخت عطا کرے۔ کہ خدمت دین کر کے فخر و تعلی کے بجائے

اللہ تعالےٰ کا شکریہ

ادا کریں۔ اور جماعت کو توفیق دے۔ کہ وہ تقویٰ میں ترقی کر کے اس کے فضلوں کی وارث ہو ٭

چند کتب کی ضرورت

ایک پبلک کتب خانہ میں رکھوانے کے لئے مفصلہ ذیل کتابوں کی ضرورت ہے۔ براہین احمدیہ مکمل۔ تحفہ شہزادہ ویلز اردو۔ ظہور مہدی اردو۔ واقعہ صلیب کے چشم دید حالات۔ آئینہ صداقت مؤلفہ راقم واقعات صحیحہ اگر کوئی صاحب فروخت کرنا چاہیں تو میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ (مفتی محمد صادق۔ قادیان)

شریعت کاملہ نبوت کا مقتضی ہے

یہ ایک مسلّم امر ہے۔ کہ روحانی مقامات میں سب سے بلند اور آخری مقام، مقام نبوت ہے۔ اور پھر یہ بھی مسلّم امر ہے۔ کہ شریعت کی غرض ہی روحانیت کے اعلیٰ مقام تک پہنچانا ہے اور یہ بھی مسلّم امر ہے۔ کہ ہماری شریعت ہر لحاظ سے کامل ہے۔ اب دیکھو۔ کیا یہ تعجب کا مقام نہیں۔ کہ ایک طرف تو کہا جائے۔ کہ شریعت اسلامیہ ہر لحاظ سے کامل ہے۔ اور دوسری طرف کہا جائے کہ شریعت یوں تو کامل ہے۔ مگر روحانیت کے کمال تک نہیں پہنچا سکتی۔ کیا ہنسی کی بات ہے۔ دوستو اگر تسلیم کر لیا جائے۔ کہ ہماری شریعت روحانیت کا آخری مقام (یعنی مقام نبوت) کسی کو نہیں دلا سکتی۔ تو پھر ساتھ ہی اس بات کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ ہماری شریعت معاذ اللہ کامل شریعت نہیں۔ ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ روحانیت کا اعلیٰ مقام نہ دلا سکے ٭

مثلاً فرض کرو۔ ایک مکان کی چار منزلیں ہیں۔ اگر کوئی سیڑھی مکان کی پہلی منزل تک پہنچائے۔ تو وہ اس منزل تک پہنچانے کے لئے تو پوری ہے۔ مگر دوسری منازل کے لحاظ سے ناقص ہے۔ اسی طرح دوسری اور تیسری منازل تک پہنچانے والی سیڑھیاں اپنی اپنی منزل کے لحاظ سے پوری ہوں گی۔ مگر آخری منزل جو سب سے بلند ہے۔ اس کے لحاظ سے ناقص ہوں گی۔ مگر جو سیڑھی چوتھی منزل تک پہنچا دیگی۔ وہی کامل سیڑھی کہلائے گی۔ کیونکہ وہ نچلی تین منازل تک بھی پہنچاتی ہے۔ اور پھر اس سے اوپر چوتھی منزل تک بھی پہنچاتی ہے اب راہ چڑھنے والا وہ خواہ پہلی منزل پر پہنچ سکے۔ خواہ دوسری اور تیسری پر اور خواہ چوتھی منزل تک پہنچ جائے۔ بعینہٖ اسی طرح ہماری شریعت اور سابقہ شریعتوں میں فرق ہے۔ قرآن کریم نے روحانیت کے چار مقام بیان فرمائے ہیں۔ نبوت۔ صدیقیت شہادت۔ صالحیت۔ پہلی شریعتیں صرف صالحین۔ شہادت۔ اور صدیقیت تک پہنچا سکتی تھیں۔ اس سے آگے ختم ہو جاتی تھیں۔ مگر ہماری شریعت نبوت تک بھی پہنچا دیتی ہے۔ اس لئے یہی ایک شریعت ہے جس کو کامل شریعت کہا جاتا ہے۔ اور اگر یہ بھی روحانیت کا اعلےٰ مقام نہیں دلا سکتی۔ تو ماننا پڑے گا کہ قرآن کریم میں اور کتب سابقہ میں کچھ فرق نہیں ٭

غرض بلند اور اعلےٰ مقام تک پہنچانے والی سیڑھی صرف امت محمدیہ کو ہی دی گئی ہے۔ دوسری امتوں کے لئے یہ سامان نہ تھے۔ وہاں صدیقیت کے بعد اور سامان کرنے پڑتے تھے مگر یہاں قرآن کریم ہی کا راستہ نبوت تک پہنچا دیتا ہے۔ ہاں چلنے والے کے پاؤں میں سکت اور قلب میں مضبوطی۔ اور ہمم

عینیت اسلام

اسلام اور بین الاقوامی اتحاد

لیگ آف نیشنز کی ناکامی

جنگ عظیم کے بعد دنیا کی قومیں جنیوا کے مقام پر جمع ہوئیں اور انہوں نے لیگ آف نیشنز بنائی جس کا مقصد یہ تھا کہ قوموں میں اتحاد اور یگانگت پیدا کرکے امن کو برقرار رکھا جائے۔ جو ناکامی اس مجلس کو ہوئی وہ اظہر من الشمس ہے۔ چنانچہ میں نے "الفضل" کے کسی گذشتہ پرچہ میں بہ تفصیل بتایا تھا کہ آج کل دنیا کس طرح بین الاقوامی منافقات اور ملکی غلفشار میں محصور ہے اور جو قومیں ذرا امن میں ہیں وہ دوسری قوموں سے باہمی تنازعات کا برآرام تماشہ کر رہی ہیں۔ مجالس تخفیف اسلحہ جات اور لیگ آف نیشنز کی کوششوں کے باوجود یہ تنازعات ختم ہونے میں نہیں آتے اور بڑے بڑے مدبرین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ ہمیں بہت جلد ایک عالمگیر جنگ کا سامنا ہوگا جو پہلی جنگ سے کہیں زیادہ ہولناک اور تباہ کن ہوگی۔

میں اس مضمون میں یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ لیگ آف نیشنز کا اصول غلط تھا اور اس مجلس اتحاد و امن وہ ہے جس کے اصول اسلام نے قرآن شریف میں بہ وضاحت بیان کئے۔

مذہب اور سیاسیات

دراصل لیگ آف نیشنز کی ناکامی کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے مذہب کو سیاسیات سے الگ کر دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ مسلمانوں کے خلیفہ کی طرح ان میں کوئی شخص موجود نہیں جس کے ہاتھ پر اقوام عالم متحد ہوں اور اس کے احکام کو دینوی نجات کے لئے بدرجہ اتم ضروری خیال کرکے اس کی اطاعت کریں۔ اب اگر لیگ آف نیشنز ایک فیصلہ کرتی ہے تو دوسری قومیں اگرچہ قولاً مان لیتی ہیں لیکن فعلاً اس کو بالائے طاق رکھدیا جاتا ہے۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہوا چین اور جاپان میں کچھ چپقلش ہو گئی تھی۔ باوجود لیگ آف نیشنز کی دھمکیوں اور الٹی میٹموں کے کچھ شنوائی نہ ہوئی۔ اور جاپان اپنے زور بازو کے گھمنڈ میں چین کے ساتھ تگ و دو میں مصروف رہا اور تاحال مصروف ہے۔

قرآن مجید نے جو ایک کامل اور آخری شریعت ہے مذہب اور سیاسیات کو اس طور پر جکڑ دیا ہے کہ ان میں تفرقہ ناممکن ہے ان اصولوں پر کاربند ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ ساری قومیں مسلمان ہو جائیں۔ بلکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام کی تعلیمات میں عالمگیر ہونے کی خصوصیت ہے اور اس کے اصول ایسے ہیں جن پر ہر کوئی عمل کر سکتا ہے۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کونسی وجوہات ہیں جن سے باہمی جنگ وجدل اور تنازعات کا ظہور عمل میں آتا ہے اور اسلام نے ان کے دفاع کے لئے کونسی تجاویز پیش کی ہیں۔

دوسروں کے حقوق غصب کرنا

سو قرآن مجید کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قوموں میں افتراق وانتشار کی پہلی وجہ حسد ہے۔ ایک قوم اپنی قسمت پر قانع نہیں رہتی بلکہ دوسروں کا حق بھی چھیننا چاہتی ہے۔ اس کے لئے قرآن مجید فرماتا ہے۔ ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منھم زھرۃ الحیوۃ الدنیا لنفتنھم فیہ ورزق ربک خیر وابقیٰ (سورہ طٰہٰ ع ۶) یعنی اگر ہم نے کسی قوم کو دینوی دولت سے مالا مال کیا ہے تو تم اس کی طرف حسد کی آنکھ سے مت دیکھو بلکہ اپنی قسمت پر قانع رہو اور اسی دولت سے اپنی خیر اور بہتری تلاش کرو۔ کیونکہ جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے وہ تمہارے لئے زیادہ بہتر اور باقی رہنے والا ہے اور جو کچھ ہم نے دوسروں کو دیا ہے وہ ان کو آزمانے اور ان کا امتحان لینے کیلئے ہے کیسی پاکیزہ تعلیم ہے! اس آیہ کریمہ کا زیادہ لطف وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں جن کو کچھ علم المعیشت سے مس ہو۔ اصول یہ ہے کہ ایک ملک کو صرف وہی اشیا پیدا کرنی چاہئیں جن کی وہ صلاحیت رکھتا ہے نہ کہ وہ جن کے لئے اس کی آب وہوا اور جغرافیائی حالت اجازت نہیں دیتی۔ اس سے کئی جھگڑے مٹ جاتے ہیں۔ اور امن اور اتحاد پیدا ہوکر بین الاقوامی تجارت خود بخود معرض عمل میں آجاتی ہے۔ اور ایک ملک ان اشیاء کے تبادلہ میں جن کی پیداوار میں اس کو قدرتی امداد حاصل ہے دوسرے ممالک کی ان اشیاء کو حاصل کر سکتا ہے جن کی پیداوار میں ان کو قدرتی امداد حاصل ہو۔ پس امن اور اتحاد کے قیام کیلئے ضروری ہے کہ ہر قوم اپنی قسمت پر قانع رہے اور دوسروں کے مقبوضات پر ناجائز تصرف نہ ڈالے۔

نفرت وحقارت

قوموں میں افتراق کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ عہد گذشتہ میں کوئی شکر رنجی ہوئی اور پھر ہر قوم کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ موقع پاکر دوسری کو نقصان پہنچائے اس سے نفرت وحقارت کے جذبات مشتعل ہو جاتے ہیں۔ اور وہ انصاف پر قادر نہیں رہ سکتیں۔ قرآن مجید نے یہ بھی منع فرمایا ہے۔ ارشاد ہے۔ لا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ (سورہ المائدہ ع ۲) یعنی یہ نہ ہو کہ تم کسی قوم سے دشمنی کی وجہ سے ناانصافی پر اتر آؤ۔ انصاف کرو کیونکہ متقیوں کا یہی شیوہ ہے۔ اور خدا سے ڈرو کیونکہ وہ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے۔

پھر نفرت وحقارت کے جذبات اس لئے بھی بھڑک اٹھتے ہیں۔ کہ ایک قوم اپنے آپ کو دوسری سے برتر واعلیٰ خیال کرتی ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ لا یسخر قوم من قوم عسیٰ ان یکونوا خیرا منھم (حجرات ع ۲) کہ تم ایک دوسرے سے استہزاء مت کرو کیا علم کہ وہ تم سے بہتر ہی ہو۔

مواعید ومواثقات

دشمنی کا تیسرا باعث یہ ہے کہ عہد ناموں اور مواثقات کو توڑ دیا جائے اس کے متعلق قرآن شریف نے بارہا فرمایا ہے۔ اوفوا بالعھد ان العھد کان عنہ مسئولا۔ کہ عہد کو توڑنا نہیں چاہئے کیونکہ اس کے متعلق بازپرس ہوگی۔ پھر فرمایا۔ ولا تنقضوا الایمان بعد توکیدھا۔ کہ اپنی قسموں اور اپنے وعدوں کو مت توڑو۔

اسلامی مجلس اتحاد

یہ تعلیمات تو اسلام نے اس لئے دیں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے جنگ کا تدارک کیا جائے اب میں اس لائحہ عمل کو لیتا ہوں جو دو قوموں کے درمیان جنگ کے شروع ہو جانے کے وقت دوسری قوموں کو اختیار کرنا چاہیئے۔ یہ دراصل اسلامی مجلس اتحاد کا قیام ہے اور ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر انہیں اصولوں پر لیگ آف نیشنز کا قیام ہو تو بہت سی مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ فرمایا۔

وان طائفتٰن من المؤمنین اقتتلوا فاصلحوا بینھما فان بغت احدٰھما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتیٰ تفیٓء الیٰ امر اللہ فان فاءت فاصلحوا بینھما بالعدل واقسطوا ان اللہ یحب المقسطین (الحجرات ع ۱)

یعنی جب دو مسلمان قومیں آپس میں لڑ پڑیں تو باقی قومیں ان میں صلح کروانے کی کوشش کریں اور اگر ان کی کوششیں بار آور نہ ہوں اور ایک قوم دوسری پر حملہ کر دے تو حملہ آور قوم کے خلاف باقی قومیں چڑھائی کریں اور جب وہ مطیع ہو جائے تو دوسری سے اس کی صلح عدل وانصاف کے ساتھ کروا دی جائے کیونکہ خدا تعالیٰ کو صلح اور انصاف پسند ہے۔

یہ نہ ہو کہ جاپان اور چین میں تو لڑائی ہو رہی ہو اور باقی قومیں کھڑی تماشہ تک رہی ہوں۔ اور نہ یہ ہو کہ امریکہ ان میں صلح کرواتا ہوا خود اپنا حق جمانا شروع کر دے۔ بلکہ دو برسرپیکار قوموں کے درمیان عدل اور انصاف کے ساتھ صلح کروا دی جائے اور ہر ایک کو اس کا پورا پورا حصہ دیدیا جائے۔

خلاصہ کلام

یہ ہے اس مجلس اتحاد کا تفصیل وار خاکہ جو اسلام نے کھینچا ہے۔ اور ہمارا دعویٰ ہے کہ اگر دنیا ان تعلیمات پر عمل کرنا شروع کر دے تو صورت حال بہت کچھ بہتر ہو سکتی ہے۔ بین الاقوامی منافقات کا قلع قمع ہو سکتا ہے اور ایک عالمگیر امن اور اتحاد کا قیام کیا جا سکتا ہے۔ اگر جنیوا میں بیٹھ کر ریزولیوشن پاس کر دئے جائیں کہ کوئی سلطنت ایک خاص تعداد سے زیادہ اسلحہ جات اپنے پاس نہ رکھے تو اس کا کیا فائدہ جب برطانیہ خود اس پر عمل نہ کرے دراصل وجہ یہی ہے کہ مذہب اور سیاسیات کو الگ کر دیا گیا ہے اور ہر کوئی اپنی

اٹاوہ میں احمدیت کی عظیم الشان کامیابی

جماعت اہلحدیث اٹاوہ کی جانب سے اپنے جلسہ سالانہ منعقدہ ۵/۶/۷ رنومبر ۱۹۳۲ء میں احمدیت کے خلاف زہر اگلنے کی افواہیں قریباً دو ماہ سے مشہور ہو رہی تھیں۔ اور یہ بھی سنا جا رہا تھا۔ کہ اس مرتبہ جماعت اہلحدیث اٹاوہ کی جانب سے جماعت احمدیہ اٹاوہ کو مناظرہ کا چیلنج دیا جائیگا۔ مگر جماعت اہلحدیث نے جماعت احمدیہ کو دھوکہ میں رکھتے ہوئے اپنے جلسہ منعقدہ ۵ رنومبر کے تیسرے اجلاس میں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں صریح جھوٹے الزامات چسپاں کرکے اعتراضات کرائے۔ اور بہت بیہودہ الفاظ استعمال کرکے جماعت احمدیہ کو تکلیف پہنچائی۔ اس پر میں نے تقریر ختم ہونے کے بعد ناظم صاحب جلسہ کو مخاطب کرکے کہا۔ کہ ان دل آزار حملوں سے یہ بہتر ہے کہ آپ جلسہ کے بعد ہمارے علماء سے مناظرہ کرلیں۔ تاکہ حق و باطل کا انکشاف ہو جائے۔ مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی نے اس کے جواب میں کہا کہ اپنے علماء کو بلالو۔ ہم مناظرہ کریں گے۔ بعدہٗ ۶ رنومبر کو تیسرے اجلاس میں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اپنی تقریر میں بھی ظاہر کیا۔ کہ کل ہمارا اور احمدیوں کا مناظرہ ہو جائے گا۔ مگر جس وقت شرائط مناظرہ کے لئے خط و کتابت شروع ہوئی۔ تو انہوں نے مناظرہ سے انکار کر دیا۔ مزید بیہودگی انہوں نے یہ کی۔ کہ جماعت اہلحدیث اٹاوہ اور ان کے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک میز اور کرسی احمدیوں کے لئے جلسہ گاہ میں ڈال کر ظاہر کیا۔ کہ مناظرہ کے شرائط طے ہو گئے ہیں۔ احمدی لوگ ابھی آنے ہوں گے۔ لوگ نہایت خوشی سے مناظرہ سنیں جب جلسہ کا وقت ختم ہو گیا۔ تو ظاہر کیا۔ کہ دیکھو احمدی لوگ نہیں آئے۔ ان کے پاس دلائل ہی کیا ہیں۔ جو وہ مقابلہ کر سکیں ؁

ان کے اس فریب سے اگرچہ چند گھنٹوں کے لئے اٹاوہ کی پبلک ان کے موافق ہو گئی۔ مگر ہم نے اشتہارات کے ذریعہ ان کے اس مذموم عمل پر روشنی ڈالی۔ جس پر حق پسند اور منصف مزاج اشخاص نے جماعت اہلحدیث اور علماء کی غلط بیانی پر ناراضگی کا اظہار کیا ؁

اس کے بعد جماعت احمدیہ اٹاوہ کی طرف سے ۸ و ۹ رنومبر کو جلسہ کیا گیا جس میں مولوی محمد سلیم صاحب دلوی فاضل نے مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ اور مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے معیار نبوت پر تقریر کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی تعداد میں پبلک نے شریک ہو کر ہمارے علماء کی تقریریں سنیں ؁

۱۰ رنومبر کو چند معزز ہندو صاحبان نے اپنے ہاں جلسہ قائم کرکے شہر کے معزز ہندو مسلمان صاحبان و حکام کو مدعو کیا۔ اور مولوی محمد سلیم صاحب سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزہ زندگی پر تقریر کرائی۔ جس کا نہایت اچھا اثر ہوا۔ اس سے جماعت اہلحدیث اٹاوہ اور مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کو سخت صدمہ ہوا اور اللہ تعالےٰ نے ان کو ایسی ذلت دی جس سے ان کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے ؁

جلسہ کے بعد اٹاوہ کے ایک ہفتہ وار اخبار "مونس" نامی اخبار میں بعنوان "اٹاوہ میں قادیانیوں کا مباحثہ سے گریز" نہایت غلط اور نادرست واقعات شایع کئے گئے۔ جس کے جواب میں مدیر مونس کو ایک مضمون لکھا گیا جس میں وہی واقعات بیان کئے گئے۔ جو اوپر درج ہو چکے ہیں مزید برآں یہ بھی لکھا گیا۔ کہ ایڈیٹر صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے بارہ میں دو دلیلیں پیش کی ہیں۔ اول یہ کہ آپ بغیر نطفہ کے پیدا ہوئے۔ دوم یہ کہ آپ کے متعلق قرآن مجید میں نفخت فیہ من روحی آیا ہے۔ پہلی دلیل کی نسبت تو یہ جواب ہے۔ کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق جناب کی کیا رائے ہے۔ کیا وہ بھی زندہ معہ جسم عنصری کے آسمان پر موجود ہیں کیونکہ وہ بھی کسی کے نطفہ سے پیدا ہوئے تھے۔ دوسری دلیل کے متعلق یہ جواب ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے کلام مجید میں ہر انسان میں نفخ روح کا ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے۔ پس کیا اور آدمی بھی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اگر نہیں ہیں۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس طرح سے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہیں۔

غرض اللہ تعالےٰ کے فضل سے لوگوں پر حق واضح ہو گیا۔ اور ہماری تبلیغ بھی خوب ہوئی۔ یہاں تک کہ مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اگرچہ دوران تقریر میں پبلک کو ہمارے جلسہ میں شریک ہونے سے روکا۔ مگر باوجود اس کے ہمارا جلسہ کامیاب رہا۔ اور خود جماعت اہلحدیث کے اکثر لوگوں نے ہمارے جلسہ گاہ کے قریب کھڑے ہو کر ہمارے علماء کی تقریریں سنیں ؁ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار۔ سید رضا حسین سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ اٹاوہ

لوئر سندھ کے لئے امداد کی اپیل

شائد تمام دوستوں کو معلوم نہ ہوگا۔ کہ سندھ عموماً اور لوئر سندھ خصوصاً قبر پرستی و پیر پرستی میں حد سے بڑھا ہوا ہے جہالت مزید برآں ہے۔ ضلع حیدر آباد سندھ میں احمدیوں کی تعداد دو طالب علموں کو ملا کر چھ سے زیادہ نہیں۔ اور یہاں کے لوگوں کو ابھی تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کی بھی خبر نہیں۔ اور اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ یہاں کی زبان سندھی ہے لیکن اس وقت تک احمدیہ لٹریچر سندھی میں شایع نہیں ہو سکا۔ جس کی وجہ سے تبلیغ میں سخت دقت ہے۔ اسی لئے خاکسار نے ہر ماہ ایک سندھی ٹریکٹ شایع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ چنانچہ پہلا ٹریکٹ بعنوان ظہور المہدی علیہ السلام ماہ اکتوبر میں چھپا تھا۔ چونکہ چار غریب احمدی اتنا چندہ جمع نہیں کر سکتے

تحریک چندہ کشمیر میں حصہ لینے والے احباب

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک چندہ کشمیر فنڈ میں اس امر پر بھی زور دیا ہے۔ کہ احمدی احباب نہ صرف خود چندہ کشمیر اپنی ماہوار آمدنی پر ایک پائی فی روپیہ ماہوار باقاعدہ اور باشرح ادا کرتے رہیں۔ اور اس وقت تک ادا کرتے رہیں۔ جب تک کہ کشمیر کا کام پایۂ تکمیل تک نہ پہنچ جائے۔ بلکہ یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ احمدی احباب دوسرے مسلمانوں سے بھی جہاں تک ہو سکے۔ متواتر چندہ وصول فرماتے رہیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں بھی احمدی احباب کوشش فرما رہے ہیں۔ چنانچہ (۱) عقل کوا اسکے خاندیس سے ملک حسن محمد صاحب نے گزشتہ ایام میں ۳۰ روپے بطور چندہ کشمیر فنڈ عام مسلمانوں سے لیکر ارسال فرمایا ہے۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے ؁

ملک حسن محمد صاحب احمدی عصہ اہلیہ ملک حسن محمد صاحب عصہ اہلیہ مرحومہ ملک حسن محمد صاحب عصہ عبد الرحیم صاحب احمدی عصہ عمر ولد عثمان مکران ۴ر خواجہ ابراہیم صاحب مکران عصہ عبد اللہ نور محمد مکران عصہ شفیع محمد ولد نور محمد مکران ۴ر منشی خدا بخش بلوچ عصہ آدم ولد مراد مکران عصہ سلیمان قاسم صاحب بانڈلہ والا عصہ فقیر محمد نور محمد مکران عصہ عبد اللہ خان نھنے خان ساگر بارگاہ فیض خان حوالدار ۸ر سیٹھ ابراہیم نور پید عصہ مسماۃ مریم بائی ۸ر فتح محمد صاحب سنگھر پور ۴ر شمس الدین نور محمد مکران عصہ عنایت بیگم اہلیہ منشی شمس الدین عصہ سیٹھ الہ دین صاحب عقل کوا ۱ء

(۲) میاں سراج الدین صاحب سیکرٹری مال ریاست ٹپہ نے عصہ مسلمانوں سے چندہ لے کر ارسال فرمایا ہے۔ اصحابوں کے نام معہ چندہ یہ ہیں۔ بابو عبد الرحمٰن صاحب للعہ سید رحمت علی شاہ صاحب عصہ بابو عبد الرحمٰن صاحب ۳ر چوہدری نبی بخش صاحب ۱ر کل رقم مبلغ ۱۱۔۶ روپے ہے

باقی دوستوں سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ بھی اپنے حلقہ اثر میں عام مسلمانوں سے چندہ کشمیر فنڈ وصول فرماتے ہوئے ثواب دارین حاصل کریں۔ ابھی تک چندہ کشمیر کی آمد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مطالبہ ماہوار دو ہزار کو پورا نہیں کر سکی۔ پس احباب کی بہت توجہ کی ضرورت ہے ؁ (فنانشل سیکرٹری)

وصیتیں

نمبر ۳۶۱۴:- میں مسمی کرم علی ولد حاجی حکیم کرم الٰہی صاحب راجپوت بھٹی پیشہ کتابت عمر ۵۵ سال ساکن قادیان۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۸/ اگست حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد صرف ایک کنال اراضی سکنی دار البرکات میں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میرا گذارہ کتابت ریویو اردو پر ہے۔ جو مبلغ -/۱۹ ہے۔ میں اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

خاکسار:- کرم علی کاتب ریویو قادیان

گواہ شد:- کرم داد خان، انسپکٹر وصایا

گواہ شد:- مہاشہ محمد عمر مولوی فاضل

نمبر ۳۶۲۹:- میں مسماۃ آمنہ بیگم اختر زوجہ محمد یعقوب خان احمدی قوم راجپوت عمر ۲۰ سال ساکن گل منج ڈاکخانہ ڈیری والا ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۲۸/ ۳۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

الف- دس مرلہ اراضی سکنی واقعہ قادیان محلہ دار الرحمت قیمتی مبلغ -/۱۵۰ روپیہ۔

ب- ایک عدد مشین کپڑا سینے والی قیمتی مبلغ -/۵۰ روپیہ

د- مبلغ تین صد روپیہ حق مہر بذمہ شوہر۔ اہذا کل مبلغ پانصد روپیہ ہے حصہ وصیت کردہ دسواں مبلغ -/۵۰ روپیہ

العبد:- آمنہ بیگم اختر اہلیہ محمد یعقوب خان صاحب

گواہ شد:- مہر اللہ والد آمنہ بقلم خود

گواہ شد:- محمد یعقوب خان احمدی شوہر موصیہ ساکن گل منج ضلع گورداسپور

نمبر ۳۵۱۷:- میں مسماۃ کرامت خاتون زوجہ مولوی سلیم اللہ قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۸/ ۳۲ -۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد کی قیمت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ سات سو روپیہ۔ زیور قیمتی تین صد روپیہ

نوٹ:- مہر ابھی ادا نہیں ہوا۔ خاوند کے ذمہ ہے۔

العبد:- کرامت خاتون بقلم خود۔ گواہ شد:- سید محمود عالم قادیان۔ گواہ شد:- سلیم اللہ مولوی فاضل عربک ٹیچر ہائی سکول اوکاڑہ

نمبر ۳۴۴۶:- میں مسمی امیر الدین ولد شہاب الدین قوم ارائیں پیشہ ملازمت ساکن موضع ننگیری تحصیل نواں شہر۔ ضلع جالندھر عمر ۲۴ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ مندرجہ ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہواری تنخواہ پر ہے۔ جو قریباً تیس روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی میری اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:- چوہدری امیر الدین ولد شہاب الدین ساکنہ ننگیری ضلع جالندھر حال چناب برج چنیوٹ۔

گواہ شد:- نعمت اللہ جنرل انسپکٹر امیر جماعت احمدیہ برج ورکس

گواہ شد:- سید بشیر احمد برج ورکس

نمبر ۳۵۱۹:- میں مسمی غلام محمد خان ولد فتح الدین خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر [illegible] سال ساکن پھگلانہ ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۵/ ۳۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

کہ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ دو مکان سکونتی و حال مویشیاں مع مردانہ بیٹھک الگ الگ اور پختہ ہیں۔ سولہ گھماؤں ۱۳ کنال اراضی ہے جس میں علاوہ ملکیت کے تیسرا حصہ ہی شامل ہے۔ ان سب کی قیمت موجود الوقت میں رہن لعہ ۱۲۰۰ روپیہ کے قریب ہے۔ لیکن میرا گذارہ زیادہ ملازمت پر ہے۔ میں اس وقت گرداور قانون گو ہوں میری تنخواہ ماہوار ۵۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اگر میری تنخواہ زیادہ ہو جائے۔ یا بوجہ پنشن کم ہونے پر کم اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے عوض داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ فقط المرقوم ۱۵۔ اگست ۱۹۳۲ء

العبد:- غلام محمد خان ولد فتح الدین خان حال گرداور قانونگو علاقہ اوڑ ضلع ہوشیارپور۔

قادیان میں تعمیر مکانات کی آسانی

میری زیر نگرانی مکان بنانے سے

آپ کو کیا فوائد ہونگے۔

(۱) آپ کے مکان کا صحیح اصولوں کے مطابق نقشہ تیار کیا جائیگا

(۲) اسٹیمیٹ تیار کرکے صحیح خرچ کا اندازہ قبل تعمیر بتا دیا جاویگا

(۳) دوران تعمیر میں ہر ممکن کوشش کرکے کفایت شعاری کو مدنظر رکھا جائیگا۔

(۴) سامان عمدہ اور ارزاں لگایا جاویگا۔

(۵) اعلیٰ کاریگر معماروں اور ترکھانوں سے عمارت بنوائی جائیگی

(۶) عمارت ہر پہلو سے عمدہ اور مضبوط ہوگی (۷) شرح کمیشن ایسی ہوگی کہ امیر و غریب یکساں فائدہ اٹھا سکیں (۸) دوران تعمیر میں آپکو کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ ہوگا بلکہ جملہ انتظامات میں خود کرونگا

(۹) اگر کوئی دوست مکان کا کل ٹھیکہ بھی دینا چاہیں۔ تو اسکا بھی انتظام ہو سکیگا

(۱۰) آپکو محض تعمیر مکان کیلئے قادیان تشریف لانے کی ضرورت نہیں پیش آئیگی بلکہ آپ کی عدم موجودگی میں آپکی مرضی کے مطابق تسلی بخش کام کیا جائیگا

شرح کمیشن ۵ روپے اور ۱۰ فیصدی مقرر ہے۔

نقل سارٹیفکیٹ

میں تصدیق کرتا ہوں کہ میرا اور صوفی عبد القدیر صاحب کا مکان واقعہ دار الانوار قادیان بابو محمد عبد اللہ صاحب کی زیر نگرانی تیار ہوا ہے۔ جہاں تک مجھے علم ہے بابو صاحب موصوف ہی قادیان میں اس وقت تک باقاعدہ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار اوورسیر ہیں۔ بابو صاحب ایک نوجوان احمدی ہیں اور مخلص خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں نے انہیں لائق قابل اعتماد۔ محنتی اور دیانتدار پایا ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ جو دوست قادیان میں مکان بنانا چاہیں۔ وہ ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں گے۔ عبد الرحیم درد

محمد عبد اللہ سند یافتہ اوورسیر محلہ دار الرحمت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

مسلمانان الور کو مصائب و مشکلات سے بچانے کے لئے ایک آل انڈیا الور کانفرنس کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ جو ۳-۴ دسمبر کو بصدارت جناب خان بہادر حاجی رحیم بخش صاحب رئیس لاہور بمقام فیروزپور جھرکہ ضلع گوڑگانواں منعقد ہوگی۔

ڈاکٹر خالد شیلڈرک جو ایک نومسلم انگریز ہیں اور کئی سال سے سفر ہند کا ارادہ رکھتے تھے۔ ۲۲ نومبر بندرگاہ بمبئی پر اترے مختلف اسلامی انجمنوں نے آپ کا استقبال کیا۔

ماسٹر تارا سنگھ صاحب نے بھی الہ آباد کانفرنس کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بالکل ناقابل قبول ہیں اور امید ظاہر کی ہے کہ خالصہ دربار انہیں فوراً مسترد کر دیگا۔

بمبئی کی سی آئی ڈی کا دعوٰی ہے کہ اس نے ایک بڑی بھاری انقلابی سازش کا پتہ لگایا ہے۔ انقلابی پارٹی کے چھ ارکان گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ گرفتار شدگان میں سے ایک کے قبضہ سے چار ریوالور اور تین گولیاں برآمد ہوئیں اور بعض کے ہاں سے انقلابی لٹریچر دستیاب ہوا۔ پارٹی کا مقصد آتشیں اسلحہ اور گولہ و بارود باہر سے منگوانا۔ ڈاکے ڈالنا۔ بنک لوٹنا اور سرکاری اور پولیس افسروں کو قتل کرنا تھا۔

بنگال لیجسلیٹو کونسل کے ۲۵ ہندو ارکان نے وزیر اعظم کو ایک تار بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ پونا میں اچھوتوں سے جو معاہدہ ہوا ہے اس کے متعلق بنگال کے ہندوؤں سے کوئی مشورہ نہیں لیا گیا تھا۔ حالانکہ اس معاہدہ نے ایسی تبدیلی پیدا کر دی ہے جس سے بنگال کی ہندو سوسائٹی کی ترقی کی بنیاد پر ضرب آتی ہے لہذا میثاق پونا میں ترمیم کرنے کی بے حد ضرورت ہے۔

مسٹر ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ میدناپور کے قاتل کو پھانسی کی سزا دی گئی تھی اور گورنر بنگال نے درخواست رحم بھی مسترد کر دی تھی۔ اب اس کی والدہ نے وائسرائے سے رحم کی درخواست کی ہے۔

مدراس کرنسی آفس سے گذشتہ دنوں ایک ہندو کلرک تیس ہزار روپیہ لے کر فرار ہو گیا تھا۔ اسے چتوڑ میں گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس سے ۲۸ ہزار روپیہ کے نوٹ بھی برآمد کر لئے گئے ہیں۔

مسٹر بھگوتی چرن جسے آرڈیننس کے ماتحت نظر بند کیا گیا تھا اور مقدمہ سازش لاہور کا مفرور گردانا گیا تھا۔ ۲۶ نومبر کو رہا کر دی گئی۔ اور حکم دیا گیا کہ وہ بغیر اجازت لاہور میونسپلٹی کی حدود سے باہر نہ نکلے۔

امریکہ کے نئے صدر مسٹر روز ویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ میں اپنے عہد میں ملک میں شراب کی قطعی اجازت دینا چاہتا ہوں اس سلسلہ سے گورنمنٹ کو جس قدر آمد ہوگی وہ اسے اور مفید کاموں میں خرچ کیا جائیگا۔

تیسری گول میز کانفرنس کی کارروائی کو شروع ہوئے ایک ہفتہ گذر چکا ہے۔ لیکن تاحال صوبوں کے اختیارات کے متعلق کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ بعض ممبروں کے مابین پرائیویٹ ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خاں۔ سر آغا خاں مسٹر غزنوی وغیرہ مسلم ڈیلیگیٹوں کی۔ سر سپرو۔ سر پرشوتم داس ٹھاکر داس غیر مسلم ڈیلیگیٹوں سے پرائیویٹ ملاقاتیں شروع ہیں۔ تاکہ مرکزی اور صوبجاتی حکومتوں کے تعلقات کے سوال پر بحث ہو سکے۔

مسلم ڈیلیگیٹوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ کسی صورت میں بھی اپنے مطالبات چھوڑ کر گاندھی جی یا کانگرس سے صلح نہیں کر سکتے۔ ہاں فرقہ وار ایوارڈ کو پیش نظر رکھ کر کانسٹی ٹیوشنل مطالبہ کے لئے متحد ہونے کو تیار ہیں۔

انقلاب پسندوں کو ڈرانے اور ان کو قابو میں رکھنے کے لئے بوگرا (بنگال) میں جو فوج متعین ہے ۲۵ نومبر اس نے شہر میں باقاعدہ فوجی بینڈ کے ساتھ گشت کی اور قیدیوں کا مظاہرہ کیا۔ رشم کو انقلاب پسندوں کو بھگانے کی نقلی لڑائی بھی لڑی۔

ڈاکٹر محمد عالم صاحب نے رہائی کے بعد اعلان کیا تھا کہ اگر میرے سرجن نے اجازت دی تو میں اپریشن سے پہلے الہ آباد اتحاد کانفرنس میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتا ہوں مگر اعلان کے معاً بعد آپ علاج کے لئے کلکتہ چلے گئے۔

کونسل آف سٹیٹ کے موجودہ پریذیڈنٹ سر مانک جی بیرام جی بنائے گئے ہیں۔ آپ کونسل آف سٹیٹ کے پہلے ہندوستانی صدر ہیں۔

ضلع لائلپور کے ایک گاؤں چک ۵۷ میں ۲۴ نومبر چند سکھ ناجائز شراب کشید کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ پولیس اور ملزموں کا مقابلہ ہو گیا۔ پولیس نے ہوا میں پستول کے فائر کئے جن سے ڈر کر ملزموں نے ہتھیار ڈال دئے اور انہیں گرفتار کر لیا گیا۔

مسٹر سیلم بھی ۲۴ نومبر کنووکیشن کے موقعہ پر جب الہ آباد میں تقریر کرنے کے لئے گئے۔ تو یونیورسٹی ہال کے چاروں طرف پولیس کا پہرہ لگا دیا گیا۔ حتٰی کہ روشندانوں چھتوں کھڑکیوں اور دیواروں پر بھی کانسٹیبل بٹھا دئے گئے۔ خطرہ یہ تھا کہ کوئی انقلاب پسند داخل ہو کر شرارت نہ کرے۔

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ راج شاہی کی دعوت پر سرکاری اور غیر سرکاری آدمیوں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی ہے جس میں دہشت انگیزوں کی سرگرمیوں کا مقابلہ کرنے اور نوجوانوں اور طلباء کو ان کے اثر سے محفوظ رکھنے کے ذرائع پر غور کیا گیا۔ ایک سرکاری ممبر نے تجویز پیش کی کہ سکول اور کالج کے وقت کے بعد طلباء عموماً آوارہ پھرتے رہتے ہیں اس لئے وہ انقلاب پسندوں کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں۔ لہذا سکولوں اور کالجوں میں کھیلوں کو لازمی بنایا جائے۔ تاکہ دہشت انگیز سرگرمیوں سے طلباء کی توجہ ہٹ جائے۔ اس پر کھیلوں کے لئے شہر کو وارڈوں میں تقسیم کرنے اور بیکاروں کی فہرست تیار کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی۔

مہاراجہ جے پور نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے لوگوں کی سہولت کے لئے ایک ہسپتال بنانے کا فیصلہ کیا ہے جس پر ۱۲ لاکھ روپیہ صرف کیا جائیگا۔

لنڈن سے ۲۵ نومبر کی اطلاع ہے کہ گورنمنٹ نے مقامی اخراجات میں تخفیف کرنے کے سوال پر غور کرنے کی غرض سے پچھلی جولائی میں ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے اور تین کروڑ اسی لاکھ اور چار کروڑ تیس لاکھ پاؤنڈ کے درمیان بچت کی سفارش کی ہے۔

شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کا ایک غیر معمولی اجلاس ۲۸ نومبر کو منعقد ہوا جس میں یہ ریزولیوشن پاس کیا گیا کہ وزیر اعظم کا فرقہ وار فیصلہ چونکہ آزادی ملک کے منافی ہے اس لئے یہ اجلاس تمام کونسل کے ممبروں اور وزیروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پروٹسٹ کے طور پر اپنے اپنے استعفے یکم دسمبر تک پنتھ کے حوالے کر دیں اور جو ممبر اس فیصلہ کو رد کر دے اسے تمام پنتھک سوسائیٹیوں سے نکال دیا جائے اور آئندہ ان پر کوئی اعتبار نہ کرے۔

گاندھی جی نے اپنے برت کے متعلق پونا سے ایک اور بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اگر ۲ جنوری سے پہلے پہلے ہری جنوں کو گوروایور مندر میں اسی طرح داخلہ کی اجازت نہ دی گئی جس طرح ہندوؤں کو اجازت ہے تو میں برت شروع کر دونگا۔ لیکن یہ برت ملتوی کر دیا جائیگا اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مندر کے نواح میں رہنے والے ہندوؤں کی اکثریت ہری جنوں کے داخلہ کے خلاف ہے۔ یا اگر یہ ظاہر ہو جائے کہ اس داخلہ میں ایسی قانونی رکاوٹیں درپیش ہیں جو ۲ جنوری تک دور نہیں ہو سکتیں۔

انقلابی تحریکوں کو کچلنے کے لئے بنگال کونسل میں ہوم ممبر ایک تحریک پیش کرنے والے ہیں جس کا مقصد یہ ہے کہ سال رواں کے لئے پولیس کے اخراجات کی خاطر تین لاکھ روپیہ منظور کیا جائے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی